باب 7

نئے سوالات اور خیالات

اناگھا اسکول سے سیر پر گئی

اناگھا آج پہلی مرتبہ اپنے اسکول کی طرف سے سیر کے لیے جا رہی تھی۔ اس کے لیے انھوں نے دیر رات پونے (جو مہاراشٹر میں ہے) سے بنارس (جو اتر پردیش میں ہے) کی ٹرین پکڑی۔ اسٹیشن پر اناگھا کو رخصت کرنے آئی اس کی والدہ نے استانی سے کہا ''بچوں کو بودھ کے بارے میں بتانے کے ساتھ ساتھ انھیں سارناتھ دکھانے بھی لے جایئے گا''۔

بودھ کی کہانی

بودھ مذہب کے بانی سدّھارتھ تھے جنہیں گوتم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ان کی ولادت تقریباً 2500 سال قبل ہوئی تھی۔ یہ وہ وقت تھا جب لوگوں کی زندگی میں تیزی سے تبدیلیاں آ رہی تھیں۔ جیسا کہ تم نے باب 6 میں پڑھا ہے مہاجن پدوں کے کچھ حکمراں اس وقت بہت طاقتور ہو گئے تھے۔ ہزاروں سال کے بعد دوبارہ شہر ابھر رہے تھے۔ گاؤں کی زندگی میں بھی بڑی تیزی سے تبدیلیاں آ رہی تھیں (باب 10 دیکھو)۔ بہت سے مفکر تبدیلیوں پر غور و فکر کر رہے تھے۔ وہ زندگی کے حقیقی معنی بھی سمجھنا چاہتے تھے۔

بودھ شتریہ تھے اور ان کا تعلق شاکیہ نامی ایک چھوٹے گن سے تھا۔ نوجوانی میں ہی علم کی تلاش میں انھوں نے گھر کے عیش و آرام کو ترک کر دیا تھا۔ کئی سالوں تک وہ گھومتے پھرتے اور دیگر مفکروں سے مل کر گفتگو اور تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ آخر کار انھیں محسوس ہوا کہ انھیں علم کی روشنی جس کی انھیں تلاش تھی خود ہی حاصل کرنی ہوگی۔ اس کے لیے انھوں نے بودھ گیا (بہار) میں ایک پیپل کے پیڑ کے نیچے کئی دنوں تک ریاضت کی۔ آخر کار انھیں محسوس ہوا کہ انھیں علم حاصل ہو چکا ہے۔ اس کے بعد سے وہ بودھ کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہاں سے وہ وارانسی کے نزدیک واقع سارناتھ گئے جہاں انھوں نے پہلی بار تعلیم دی۔ کشی نارا میں انتقال سے پہلے کی بقیہ زندگی انھوں نے پیدل ہی ایک مقام سے دوسرے مقام کا سفر کر کے اور لوگوں کو تعلیم دینے میں گزار دی۔

© NCERT not to be republished

بودھ نے یہ تعلیم دی کہ یہ زندگی دُکھ و مصائب سے بھری ہوئی ہے اور ایسا ہماری خواہشات (جو کبھی بھی پوری نہیں ہوسکتیں) اور لالچ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی ہم جو چاہتے ہیں وہ حاصل کر لینے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتے ہیں اور زیادہ (یا اور چیزوں کو) حاصل کرنے کی خواہش کرنے لگتے ہیں۔ بودھ نے اس کو طمع کہا ہے۔ بودھ نے تعلیم دی کہ خود پر قابو رکھ کر یا قناعت توکل وتشکر کا رویہ اپنا کر ہم ایسی طمع سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

انھوں نے لوگوں کو رحم دل ہونے اور انسانوں کے علاوہ جانوروں کی زندگی کا احترام ولحاظ کرنے کی بھی تعلیم دی۔ وہ اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ ہمارے اعمال کا نتیجہ خواہ وہ اچھے ہوں یا برے ہماری موجودہ زندگی کے ساتھ ساتھ آئندہ زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔

بودھ نے اپنی تعلیم عام لوگوں کی پراکرت زبان میں دی تاکہ ہر ایک شخص ان کے پیغام کو سمجھ سکے۔

ویدوں کی تخلیق کے لیے کس زبان کا استعمال ہوا تھا؟

بودھ نے کہا کہ لوگ کسی تعلیم یا نصیحت کو محض اس وجہ سے قبول نہ کریں کہ یہ ان کی نصیحت یا پیغام ہے، بلکہ وہ اس پر غور وفکر کریں۔ آؤ دیکھیں انھوں نے ایسا کس طرح کیا۔

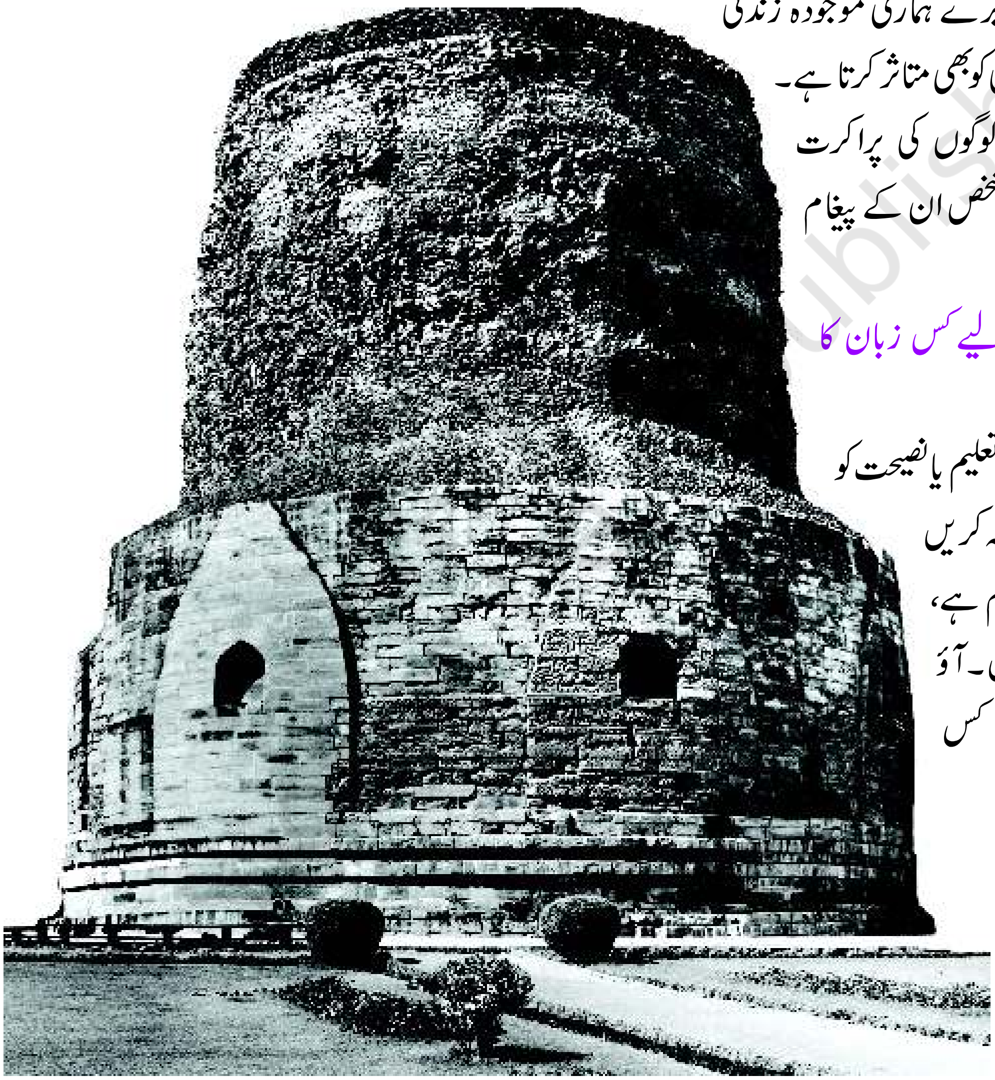

سارناتھ استوپ

اس عمارت کو استوپ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہیں پر بودھ نے اپنا اولین پیغام دیا تھا۔ اس واقعہ کی یاد میں یہ استوپ قائم کیا گیا ہے۔ باب 12 میں تم ان استوپوں کے بارے میں مزید پڑھوگے۔

کِسا گوتمی کی کہانی

گوتم بدھ کے بارے میں ایک مشہور حکایت ہے۔
بہت عرصہ ہوا کِسا گوتمی نامی ایک عورت کا بیٹا مر گیا۔ اس بات سے وہ اتنی غمزدہ ہوئی کہ اپنے بچے کو گود میں لیے شہر کی سڑکوں پر گھوم گھوم کر لوگوں سے درخواست کرنے لگی کہ وہ اس کے بیٹے کو زندہ کر دیں۔ ایک شریف آدمی اسے بدھ کے پاس لے گیا۔
بدھ نے کہا: ''مجھے ایک مٹھی سرسوں کے بیج لا کر دو میں تمہارے بیٹے کو زندہ کر دوں گا''۔
کِسا گوتمی بہت خوش ہوئی لیکن جیسے ہی وہ بیج لانے کے لیے جانے لگی اسی وقت بودھ نے اسے روک کر کہا ''یہ بیج ایک ایسے گھر سے مانگ کر لاؤ جہاں کسی کی موت نہ ہوئی ہو''۔
کِسا گوتمی ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر گئی لیکن وہ جہاں بھی گئی اسے معلوم ہوا کہ ہر گھر میں کسی نہ کسی کے باپ، ماں، بہن، بھائی، شوہر، بیوی، چچا، چچی، دادا، دادی کا انتقال ہو چکا تھا۔
بدھ ایک غمزدہ ماں کو کیا تعلیم دینے کی کوشش کر رہے تھے؟

اُپنشد (Upanishads)

جس وقت بدھ تعلیم دے رہے تھے اس وقت یا اس سے بھی کچھ عرصہ قبل دیگر اور مفکر بھی مشکل سوالات کے جواب تلاش کرنے میں سرگرداں تھے۔ ان میں سے کچھ مرنے کے بعد کی زندگی کے بارے میں جاننا چاہتے تھے اور بعض لوگ قربانیوں کی افادیت کے بارے میں جاننے کے متمنی تھے۔ ان میں سے بیشتر مفکروں کا یہ خیال تھا کہ اس کائنات میں کچھ تو ایسا ہے جو مستقل ہے اور مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔ انھوں نے اس کا بیان آتما یا انفرادی روح اور برھما یا آفاقی روح (سارو بھوم آتما) کی صورت میں کیا ہے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ آخر کار روح اور برھما ایک ہی ہیں۔

ایسے ہی کئی خیالات کو اپنشدوں میں جمع کیا گیا ہے۔ اپنشد بعد کے ویدک صحیفوں کا حصّہ تھے۔ اپنشد کے لفظی معنی ہیں 'گرو کے پاس یا نزدیک بیٹھنا' یہ کتابیں معلمین اور طلبا کے مابین گفتگو کا ماحصل ہیں: عموماً یہ خیالات روزمرّہ کی عام گفتگو کے مکالمے کی شکل میں پیش کیے گئے ہیں۔

ان مباحثوں میں حصّہ لینے والے زیادہ تر مرد برہمن اور راجہ ہوتے تھے۔ کبھی کبھی گارگی جیسی خاتون مفکر کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ اپنی دانائی کے لیے مشہور گارگی شاہی درباروں میں ہونے والے بحث و مباحثہ میں حصّہ لیا کرتی تھیں۔ غریب لوگ اس قسم کے مباحثوں میں کم ہی حصّہ لیا کرتے تھے۔ اس طرح کی ایک مشہور غیر معمولی مثال ستیہ کام جبالا

© NCERT not to be republished

عقلمند فقیر

یہ مکالمے چھندوگیہ (Chhandogya) اُپنشد نام کے مشہور ترین اپنشد کی کہانی پر مبنی ہیں۔
شاؤنک اور ابھی پرتارن نامی دو رشی تھے جو آفاقی روح (Universal Soul) کی عبادت کرتے تھے۔
ایک بار جیسے ہی وہ کھانا کھانے کے لیے بیٹھے ایک فقیر آیا اور کھانے کا سوال کیا۔
شاؤنک نے کہا ''ہم تمہیں کچھ نہیں دے سکتے۔''
فقیر نے کہا، ''دانا رشی آپ کس کی عبادت کرتے ہیں؟''
ابھی پرتارن نے جواب دیا، ''آفاقی روح کی۔''
''اچھا! اس کا مطلب آپ جانتے ہیں کہ یہ آفاقی روح دنیا میں ہر جگہ موجود ہے۔''
رشیوں نے کہا ہاں ''ہاں ہم یہ جانتے ہیں۔''
فقیر نے پھر پوچھا ''اگر یہ آفاقی روح ساری دنیا کے اندر موجود ہے تو یقیناً میرے اندر بھی ہے۔ میں کون ہوں؟ میں اس دنیا کا ایک حصّہ ہی تو ہوں؟''
''تم سچ کہتے ہو، نوجوان برہمن۔''
''اس لیے اے رشیوں، تم مجھے کھانا نہ دے کر آفاقی روح کو کھانا دینے سے انکار کر رہے ہو۔''
فقیر کی بات کی صداقت کو پہچان کر انھوں نے فقیر کو کھانا دے دیا۔
فقیر نے کھانا حاصل کرنے کے لیے رشیوں کو کس طرح راضی کیا؟

کی ہے۔ ستیہ کام جبالا کا نام اس کی داسی ماں جبالی کے نام پر پڑا۔ ستیہ کام کے دل میں سچائی کو جاننے کی خواہش پیدا ہوئی۔ گوتم نامی ایک برہمن نے انھیں اپنا شاگرد بنالیا اور وہ اپنے عہد کے مشہور مفکروں میں سے ایک بن گئے۔ اپنشدوں کے کئی خیالات کا فروغ بعد میں مشہور و معروف مفکّر شنکر آچاریہ نے کیا، جن کے بارے میں تم ساتویں کلاس میں پڑھوگے۔

پانِنی، ماہر قواعد

اس عہد میں کچھ اور بھی عالم تحقیق کے کاموں میں مصروف تھے۔ ان مشہور عالموں میں سے ایک عالم پانِنی نے سنسکرت زبان کی قواعد کی تخلیق کی۔ انھوں نے حرف علت (Vowel) اور صوتی آوازوں (Consonants) کو ایک مخصوص ترتیب میں رکھ کر فارمولوں کی تخلیق کی۔ یہ فارمولے الجبرا کے فارمولوں کے مشابہ تھے۔ انھوں نے ان کا استعمال کر کے سنسکرت زبان کے استعمال کے اصول چھوٹے چھوٹے فارمولوں کی شکل میں تحریر کیے (وہ تقریباً 3000 تھے)۔

© NCERT not to be republished

جین مذہب

اسی عہد میں تقریباً 2500 سال قبل جین مذہب کے سب سے اہم مفکر وردھمان مہاویر نے بھی اپنے خیالات کی تبلیغ کی۔ وہ وجّی سنگھ کے لچھوی خاندان کے شتریہ راج کمار تھے۔ اس سنگھ کے بارے میں تم نے باب 6 میں پڑھا ہے۔ 30 سال کی عمر میں انھوں نے گھر چھوڑ دیا اور جنگل میں رہنے لگے۔ بارہ سال تک انھوں نے سخت اور تنہائی کی زندگی بسر کی۔ اس کے بعد انھیں علم حاصل ہوا۔

ان کی تعلیمات نہایت سادہ تھیں۔ سچائی جاننے کی خواہش رکھنے والے ہر ایک عورت و مرد کو اپنا گھر ترک کر دینا چاہیے۔ انھیں عدم تشدد کے قوانین کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے، یعنی کسی بھی جاندار کو نہ تو تکلیف دینا چاہیے اور نہ اس کا قتل کرنا چاہیے۔ مہاویر کا کہنا تھا ''سبھی جان دار جینا چاہتے ہیں، سبھی کو جان عزیز ہے۔'' مہاویر نے اپنی تعلیمات پراکرت میں دی، تاکہ عام آدمی بھی ان کی اور ان کے پیروکاروں کی تعلیمات کو سمجھ سکے۔ ملک کے مختلف حصّوں میں پراکرت کی مختلف شکلیں مروج تھیں اور علاقے کے حساب سے ہی ان کے نام بھی مختلف تھے۔ جیسے مگدھ میں بولی جانے والی پراکرت مگدھی کہلاتی تھی۔

جین نام سے مشہور مہاویر کے پیروکاروں کو کھانے کے لیے بھیک مانگ کر سادہ زندگی بسر کرنی ہوتی تھی۔ ان کا مکمل طور پر ایماندار ہونا ضروری تھا اور چوری نہ کرنے کی سخت ہدایت تھی۔ اور ساتھ ہی انھیں برہم چاری زندگی گذارنے کی ہدایت تھی۔ مردوں کو کپڑوں سمیت سب کچھ ترک کر دینا پڑتا تھا۔

زیادہ تر لوگوں کے لیے ایسے سخت اصولوں کی پابندی کرنا بہت دشوار امر تھا۔ اس کے باوجود بھی ہزاروں لوگوں نے اس نئے طرز زندگی کو جاننے اور سیکھنے کے لیے اپنے گھروں کے آرام کو ترک کر دیا تھا۔ کچھ لوگ اپنے گھر پر ہی رہے اور راہب و راہبہ بن گئے لوگوں کو کھانا مہیا کر کے ان کی مدد کرتے رہے۔

خاص طور پر تاجروں نے جین مذہب اختیار کیا۔ کاشت کاروں کے لیے ان اصولوں کی پابندی کرنا بہت دشوار تھا کیونکہ فصل کی حفاظت کے لیے انھیں کیڑے مکوڑے مارنے پڑتے تھے۔ بعد کی صدیوں میں جین مذہب شمالی ہندوستان کے کئی حصّوں کے ساتھ ساتھ گجرات تامل ناڈو اور کرناٹک میں بھی پھیل گیا۔ مہاویر اور ان

جین

جین لفظ 'جن' لفظ سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے فاتح۔ مہاویر کے لیے جن لفظ کا استعمال کیوں ہوا؟

© NCERT not to be republished

کے پیروکاروں کی تبلیغ کئی صدیوں تک زبانی ہی ہوتی رہی۔ موجودہ شکل میں دستیاب جین مذہب کی تعلیمات تقریباً 1500 سال قبل گجرات میں ولّبھی نامی مقام پر تحریر کی گئی تھیں (نقشہ 7، صفحہ 109 ملاحظہ کریں)۔

سنگھ

مہاویر اور بودھ دونوں کا ہی عقیدہ تھا کہ گھر کو ترک کر دینے سے حقیقی علم حاصل ہوسکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے انھوں نے سنگھ نام سے تنظیم بنائی جہاں گھر ترک کر دینے والے افراد ایک ساتھ رہ سکیں۔

سنگھ میں رہنے والے بودھ پیروکاروں کے لیے بنائے گئے قوانین ونے پٹک نامی گرنتھ میں درج ہیں۔ اس گرنتھ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ سنگھ میں عورتوں اور مردوں کے رہنے کے لیے علاحدہ علاحدہ انتظامات تھے۔ سبھی افراد سنگھ میں داخلہ لے سکتے تھے۔ حالانکہ سنگھ میں داخلہ لینے کے لیے بچوں کو اپنے والدین سے، غلاموں کو اپنے مالکوں سے، راجہ کے یہاں کام کرنے والوں کو راجہ سے اجازت لینا لازمی تھا۔ عورتوں کو اس کے لیے اپنے شوہر سے اجازت لینی ہوتی تھی۔

سنگھ میں داخلہ لینے والے عورت اور مرد انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ وہ اپنا بیشتر وقت مراقبہ کرنے میں گذارتے تھے اور دن کے ایک مقررہ وقت میں وہ شہروں میں جا کر بھیک مانگتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ بھکّو (renouncer کے لیے پراکرت لفظ-بھکاری) کہلاتے تھے۔ وہ عام لوگوں کو تعلیم دیتے تھے اور ساتھ ہی ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے تھے۔ کسی قسم کے آپسی تنازع یا اختلاف کو حل کرنے کے لیے وہ اکثر میٹنگیں بھی کیا کرتے تھے جو سنگھ کا ہی حصہ ہوتی تھیں۔

سنگھ میں داخلہ لینے والوں میں برھمن، شتریہ، تاجر، مزدور، حجام، رقاصائیں اور غلام شامل تھے۔ ان میں سے متعدد لوگوں نے بودھ کی تعلیمات کے بارے میں تحریر کیا اور بعض لوگوں نے سنگھ میں اپنی زندگی کے بارے میں خوبصورت نظموں کی تخلیق کی۔

گذشتہ باب میں بیان کردہ سنگھ اور اس باب میں مذکور سنگھ میں دو فرق واضح کرو؟ کیا ان میں کچھ یکسانیت بھی دکھائی دیتی ہے؟

© NCERT not to be republished

خانقاہیں

جین اور بودھ راہب پورے سال ایک جگہ سے دوسری جگہ گھومتے ہوئے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ صرف برسات میں جب سفر کرنا دشوار ہو جاتا تھا تو وہ کسی ایک جگہ پر ہی قیام کرتے تھے ایسے موقع پر وہ اپنے مریدوں کے ذریعے باغات میں بنوائے گئے عارضی قیام گاہوں میں یا پہاڑی علاقوں کے قدرتی غاروں میں رہتے تھے۔

جیسے جیسے وقت گزرتا گیا راہبوں نے خود یا ان کے پیروکار مریدوں نے مستقل پناہ گاہوں کی ضرورت کو محسوس کیا۔ تب کچھ خانقاہیں تعمیر کی گئیں۔ ان کو وھاروں کے نام سے جانا جاتا تھا۔ پہلے وھار لکڑیوں سے اور پھر اینٹوں سے تعمیر کیے گئے۔ مغربی ہندوستان میں خاص طور پر کچھ وھار پہاڑیوں کو کھود کر بنائے۔

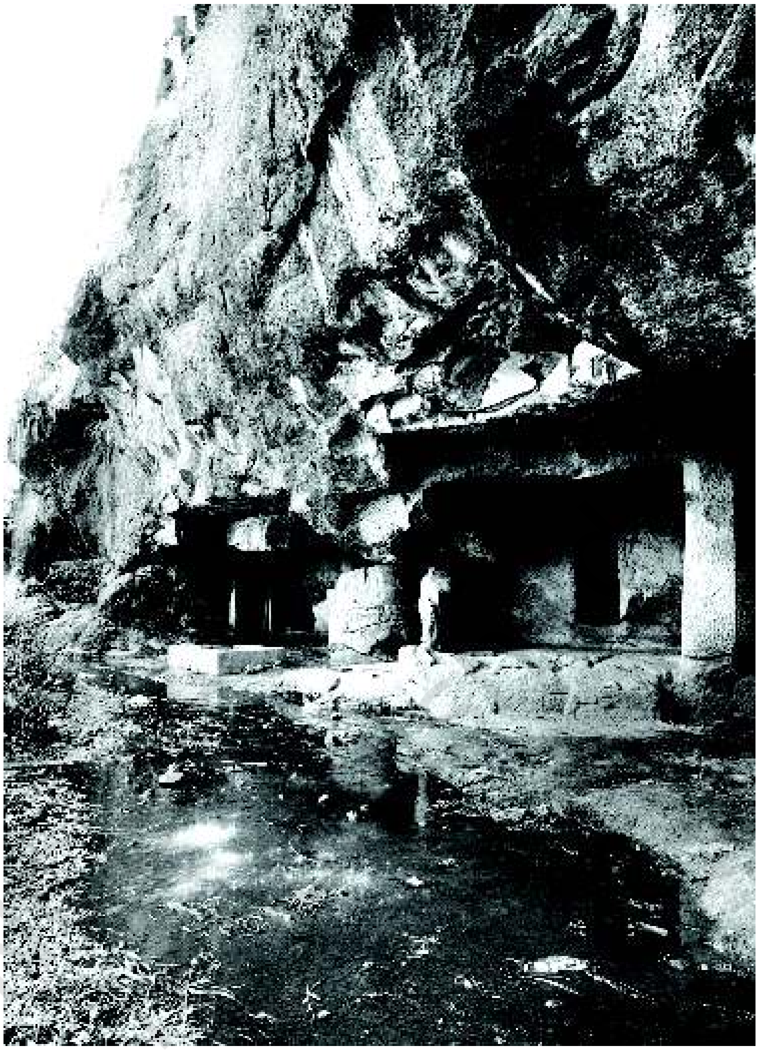

پہاڑ کو کاٹ کر بنایا گیا ایک غار یہ کارلے (موجودہ مہاراشٹر) میں واقع ایک غار ہے۔ راہب اور راہبہ ان پناہ گاہوں میں رہ کر مراقبہ کیا کرتے تھے۔

بودھ گرنتھ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ:

جس طرح سمندروں میں ضم ہو جانے سے دریاؤں کی انفرادی شناخت ختم ہو جاتی ہے، عین اسی طرح بودھ کے پیروکار جب راہبوں کے طبقے میں شامل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنا ورن، مرتبہ اور خاندان سب ترک کر دیتے ہیں۔

عموماً کسی دولت مند تاجر، راجہ یا زمین دار کے ذریعے عطیہ میں دی ہوئی زمین پر وہاروں کی تعمیر ہوتی تھی۔ مقامی لوگ راہبوں کے لیے کھانا، کپڑے اور دوائیں وغیرہ لاتے تھے جس کے عوض راہب لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد والی صدیوں میں بودھ مذہب برصغیر کے مختلف حصّوں کے ساتھ ساتھ بیرونی علاقوں میں بھی پھیل گیا۔ باب 10 میں تم ان کے بارے میں اور تفصیل سے پڑھو گے۔

آشرموں کا نظام

تقریباً اسی وقت جب جین اور بودھ مذہب کو عوام کی مقبولیت حاصل ہو رہی تھی اسی وقت برہمنوں نے آشرم کے نظام کو فروغ دیا۔
یہاں، آشرم لفظ کے معنی لوگوں کے رہنے اور مراقبہ کرنے کے لیے استعمال ہونے والی جگہ نہیں ہے
بلکہ اس کا مطلب زندگی کے ایک دور سے ہے۔
چار آشرموں کو تسلیم کیا گیا: "برھمچاریہ" (مجرّد)، "گرھست" (خانہ دار)، وان پرستھ (بن باسی) اور "سنیاس" (تارکِ الدنیا)
برہمچاریہ کے تحت برھمن، شتریہ اور ویش سے یہ امید رکھی جاتی تھی کہ اس مرحلے کے دوران وہ سادہ زندگی بسر کر کے ویدوں کی تعلیم حاصل کریں گے (برہم چاریہ)۔
گرہست آشرم کے تحت اپنی شادی کر کے ایک خانہ دار کی طرح رہنا ہوتا تھا۔
وان پرست کے تحت انھیں جنگل میں رہ کر مراقبہ کرنا ہوتا تھا۔ آخیر میں سب کچھ ترک کر کے سنیاسی بن جانا تھا۔
آشرم کے اس نظام نے لوگوں کو اپنی زندگی کا کچھ حصّہ دھیان میں لگانے پر زور دیا۔
اکثر عورتوں کو وید پڑھنے کے اجازت نہیں تھی اور انھیں اپنے شوہروں کے اپنائے گئے آشرموں کے ذریعے قوانین پر ہی عمل کرنا ہوتا تھا۔
سنگھ کی زندگی سے آشرم کا یہ نظام کس طرح مختلف تھا؟
یہاں کن ورنوں کا ذکر ہوا ہے؟ کیا سبھی چار ورنوں کو آشرم کا نظام اپنانے کی اجازت تھی؟

© NCERT not to be republished

کہیں اور

اٹلس میں ایران کی نشان دہی کرو۔ زوروسٹر (Zoroaster) ایک ایرانی پیغمبر تھے۔ ان کی تعلیمات کا مجموعہ "اویستا" (Avesta) نامی کتاب میں ملتا ہے۔ اویستا کی زبان اور اس میں مذکور رسم و رواج ویدوں میں بیان کردہ زبان و رسم و رواج سے کافی مشابہ ہیں۔ زوروسٹر کی بنیادی تعلیم کا ماحصل ہے نیک خیالات، اچھے الفاظ، اور نیک کام۔ ذیل میں زینداویستا سے ماخوذ ایک دعا ہے:

"اللہ! طاقت صداقت کی حکومت اور نیک خیالات عطا فرمایئے جن کے ذریعے ہم امن قائم کر سکیں۔"

ایک ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ تک زوروسٹر ایران کا ایک اہم مذہب رہا۔ بعد میں کچھ زوروسٹر کے پیروکار ایران سے آ کر گجرات اور مہاراشٹر کے ساحلی شہروں میں آباد ہو گئے۔ وہ لوگ ہی آج کے پارسیوں کے اجداد تھے۔

کلیدی الفاظ

- تنہا
- پراکرت
- اُپنشد
- روح
- برہمن
- عدم تشدد
- جین
- سنگھ
- راہب
- وہار
- خانقاہ
- آشرم

تصور کرو

تم تقریباً 2500 سال قبل کے ایک مبلغ کی تعلیمات کو سننا چاہتے ہو۔ اپنے والدین کے ساتھ اپنے مکالمہ بیان کرو۔ وہاں جانے کی اجازت لینے کے لیے تم اپنے والدین کو کیسے رضامند کرو گے بیان کیجیے۔

کچھ اہم تاریخیں

- اپنشدوں کے مفکّر جین مہاویر اور بودھ (تقریباً 2500 سال قبل)
- جین گرنتھوں کی تصنیف (تقریباً 1500 سال قبل)

آؤ یاد کریں

1۔ بودھ نے لوگوں تک اپنے خیالات کی تبلیغ کرنے کے لیے کن باتوں پر زور دیا تھا؟

2۔ صحیح یا غلط جملے بتاؤ:

(a) بدھ نے جانوروں کی قربانی کو فروغ دیا۔

(b) سارناتھ اس لیے اہم ہے کیونکہ بدھ نے اس جگہ پہلی مرتبہ تعلیم دی۔

(c) بدھ نے تعلیم دی کہ اعمال کا ہماری زندگی پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(d) بدھ نے بودھ گیا میں علم حاصل کیا۔

(e) اپنشدوں کے مفکروں کا خیال تھا کہ روح اور برہما درحقیقت ایک ہی ہیں۔

3۔ وہ کون سے سوال تھے جن کا جواب اپنشد مفکر دینا چاہتے تھے؟

4۔ مہاویر کی اہم تعلیمات تھیں؟

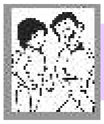

آؤ گفتگو کریں

5۔ اناگھا کی ماں کیوں چاہتی تھی کہ اس کی بیٹی بودھ کی کہانی سے متعارف ہو؟ اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

6۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ غلاموں کے لیے سنگھ میں شمولیت آسان رہی ہوگی؟ وجوہات بتاتے ہوئے جواب دو؟

آؤ کر کے دیکھیں

7۔ اس باب میں بیان کیے گئے کم از کم پانچ خیالات اور سوالات کی فہرست مرتب کرو۔ ان میں سے تین کو منتخب کرو اور گفتگو کرو کہ وہ آج بھی کیوں اہم ہیں؟

8۔ موجودہ دور میں دنیا کو ترک کرنے والے مرد اور عورتوں کے بارے میں اور زیادہ جاننے کی کوشش کرو۔ یہ لوگ کہاں رہتے ہیں، کس طرح کے کپڑے پہنتے ہیں اور کیا کھاتے ہیں؟ یہ دنیا کو ترک کیوں کر دیتے ہیں؟

© NCERT not to be republished